فسير Lesson 11: Ale Imraan (Ayaat 121 - 138): Day 157

سُوٰدَةُ آلِ عِمرَان كَى تفسير

یہاں سے ہم اُن کو تاہیوں اور غلطیوں کو دیکھیں گے جس کی وجہ سے فتح شکست میں بدلی۔ آپ کہہ سکتے ہیں کہ وہ وجوہات جن کی وجہ سے جیتی ہوئی جنگیں ہاری جاسکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بہت خوبصورتی سے اِس کا نقشہ کھینجا ہے۔

يُّا يُّهَا الَّذِينَ امَنُوٰ الا تَأْكُلُوا الرِّبُوا اَضَعَافًا مُّضْعَفَةً وَ اتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفَلِحُوٰنَ فَالَّيْ مِنَا اللهِ اللهُ اللهِ ا

سود: بڑھاکر سودنہ لیاکرو۔ اللہ سے ڈر جاؤ۔ غزوہ اُحد کی بات کرتے کرتے سود کی بات نثر وع ہوگئ،
سود کے بعد پھر بات وہیں سے نثر وع ہو جائے گی۔ یہاں سے پتاچلتا ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ
اجمعین سے ایک غلطی ہوگئ مال کی محبت کی وجہ سے انہوں نے وہ درّہ چھوڑ دیا۔ یہ آیت تر تیب ِنزول
کے لحاظ سے سورۃ البقرہ میں نازل ہونے والی سود کی آیت سے پہلے نازل ہو چکی تھی۔ سود عرب والوں
کی گھٹی میں بڑا تھا۔ یعنی سود کے عادی تھے۔ آج والے حالات ہی سمجھ لیں۔

یعنی بڑا چڑھا کر سود لیتے تھے۔ دو گناچو گنا کر کے لیتے تھے۔ آج والا سود فی صد پر چلتا تھا۔ اُس وقت کے عرب لوگ در ہم / ڈالر / پاؤنڈز / روپے پر سود لیتے تھے۔ اللّٰہ نے سود کو تدر تج سے ختم کیا۔ شراب، جوُ ا اور سود عرب کلچر میں عام تھیں۔ جیسے آج بھی عام ہیں۔ اللّٰہ کے نبی سے لے کر جب تک مسلمانوں کا دورِ حکومت رہا سود نہیں تھا۔ آج لوگ کہتے ہیں اس کے بغیر گزارہ ہی نہیں۔

اسلام نے سود کو کیسے ختم کیا؛ سود کے بارے میں سب سے پہلی آیت سور ۃ روم میں ہے۔

وَمَا اتَيْتُمُ مِّنَ رِّبَالِيَرُبُوا فِي النَّاسِ فَلَا يَرْبُوا عِنْ لَاللهِ وَمَا اتَيْتُمُ مِّنَ زَكُوةٍ تُولِي النَّاسِ فَلَا يَرْبُوا عِنْ لَاللهِ وَمَا اتَيْتُمُ مِّنَ زَكُوةٍ تُرِينُ وَنَ وَجُهَ اللهِ فَأُولَ عِكُمُ الْمُضْعِفُونَ . (٣٩:٣٠)

"اور جو سودی قرض تم اس لیے دیتے ہو کہ وہ دوسرے کے مال کے اندر پر وان چڑھے تو اللہ کے ہاں پر وان نہیں چڑھتا اور جو تم زکوۃ دوگے اللہ کی رضاجو ئی کے لیے یہی لوگ ہیں جو اللہ کے ہاں اپنے مال کوبڑھانے والے ہیں۔"

، بہاں سود کا انفاق سبیل اللہ سے مقابلہ کیا گیاہے۔

قَالُوٓ النَّمَا الْبَيْعُمِثُلُالرِّبُواوَآكَلُ اللهُ الْبَيْعَوَحَرَّمَ الرِّبُوا ـ (البقر٢٥: ٢٠٥)

''وہ کہتے ہیں: تخارت بھی توسو دہی کی طرح ہے۔لیکن اللہ تعالیٰ نے کہا: اللہ نے تخارت کو حلال قرار دیا اور رباسے منع کیا ہے۔''

سورة البقره كي كچھ آيات؛

یَسْئُلُونَكَعَنِ الْخَہْرِ وَالْمَیْسِرِ ﴿ قُلْ فِیْهِمَ اَلْاَثُمْ کَبِیْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَالْمُنْهُمَ اَلْہُ لَکُمْ مِنْ نَّفُعِهِمَا ﴿ قُلِ الْعَفُو ﴿ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمُ مِنْ نَفُعِهِمَا ﴿ قُلِ الْعَفُو ﴾ تَفْعِهِمَا ﴿ وَكَا لَكُمْ اللهُ لَكُمُ اللهُ اللهُو

دریافت کرتے ہیں کہ (خیر خیر ات میں) کتناخرج کیا کریں آپ فرماد یجیے کہ جتنا آسان ہواللہ تعالی اسی طرح احکام کوصاف صاف بیان فرماتے ہیں تا کہ تم دنیاو آخرت کے معاملات میں سوچ لیا کرو۔ ٱلَّذِينَ يَأْكُلُوٰ الرِّبُوالَا يَقُوٰمُوٰ لَ إِلَّا كَمَا يَقُوٰمُ الَّذِيٰ يَتَخَبَّطُهُ الشَّيْظِيْمِ الْمَسِّ الْمَسِّ ا ۚ ذلك بِأَنَّهُمْ قَالُوْ النَّمَا الْبَيْحُ مِثْلُ الرِّبوا وَآحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرّبوا الْفَمَن جَآءَة مَوْعِظَةٌ مِّن رَّبِّهٖ فَانْتَهٰى فَلَهُ مَا سَلَفَ ﴿ وَآمُرُ لَّالِي اللهِ ﴿ وَمَنْ عَادَفَا ولَ ٢ إِكَ اَصْحَابِ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خُلِلُونَ ﴿٢٤٥﴾ اورجولوگ سُود کھاتے ہیں نہیں کھڑے ہو گگ (قیامت میں قبروں سے) مگر جس طرح کھڑا ہو تاہے ایسا شخص جس کو شیطان خبطی بنادے لیٹ کر (یعنی جیران و مدہوش) یہ سزااِس لیے ہو گی کہ ان لو گوں نے کہاتھا کہ بیع بھی تومثل سود کے ہے حالا نکہ اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال فرمایاہے اور سود کو حرام کر دیاہے۔ پھر جس شخص کو اس کے پر ور د گار کی طرف سے نصیحت بہنچی اور وہ باز آگیا توجو کچھ پہلے (لینا) ہوچکا ہے وہ اس کار ہااور (باطنی) معاملہ اس کا خدا کے حوالہ رہااور جو شخص پھر عود کرے توبیہ لوگ دوزخ میں جاویں گے اور وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

نبى صلى الله عليه وسلم نے مدینه کی ریاست کے حکمر ان کی حیثیت سے "ربا" لینے والوں کو اللی میٹم دیا کہ اگر وہ اپنی روش سے بازنه آئے توان کے خلاف اعلان جنگ کر دیاجائے گا۔ (البقرہ ۲۲۹) فَإِنْ لَّهُ تَفْعَلُوٰ افَاٰذَنُوٰ اِبِحَرْبِ مِّنَ اللهِ وَرَسُوٰ لِهِ وَإِنْ تُلْتُهُمْ فَلَكُمْ رُءُوْسُ اَمُوَ اللهُ وَانْ تَصَدَّقُوْ اللهُ وَرَسُوٰ لِهِ وَإِنْ تَلْكُمْ رَانُ كُنْ تُمُونَ وَلَا تُظُلِمُونَ وَلَا تُظُلِمُونَ وَلَا تُظُلِمُونَ وَلَا تُعْلَمُونَ وَانْ كَانَ ذُوْعُسُرَ قِافَتَظِرَةٌ اللهُ مَنْ سَرَقٍ فَا فَاللهُ وَانْ تَعْلَمُونَ وَلَا تُعْلَمُونَ وَلَا تُعْلَمُ وَاللّهُ وَاللّٰ مِنْ مُنْ اللهُ وَاللّٰ مُعْلَمُ وَلَا عُلْمُ وَاللّٰ عُلَمُ وَاللّٰ مُنْ اللّٰ مُعْلَمُ وَاللّٰ مُنْ اللّٰ مِنْ مُنْ اللّٰ مُلْولِهُ وَاللّٰ مُنْ اللّٰهُ وَاللّٰمُ وَاللّٰ مُؤْمِنَا وَاللّٰ مُلْمُ وَاللّٰ مُنْ اللّٰهُ وَاللّٰمُ وَاللّٰ مُؤْمِنَا وَاللّٰ مُؤْمِنَا وَاللّٰمُ وَاللّٰ مُلْمُ وَاللّٰ مُلْمُونَ اللّٰمُ وَاللّٰ مُؤْمِنَا وَاللّٰمُ وَاللّٰمُ وَاللّٰ مُؤْمِنَا فَاللّٰمُ وَاللّٰ مُؤْمِنَا فَاللّٰمُ وَاللّٰ مُؤْمِنَا فَاللّٰمُ وَاللّٰمُ وَاللّٰمُ وَاللّٰ مُلْكُونَ اللّٰمُ وَاللّٰمُ وَاللّٰ مُؤْمُونَ اللّٰمُ وَاللّٰمُ وَاللّٰمُ وَاللّٰفُونَ اللّٰمُ وَاللّٰمُ وَالْمُولِمُ وَاللّٰمُ وَاللّٰمُ وَاللّٰمُ وَاللّٰمُ وَاللّٰمُ وَالِ

اگر ایسانہ کروگے تو خبر دار ہو جاؤ (کہ تم) خدااور رسول سے جنگ کرنے کے لئے (تیار ہوتے ہو)اور اگر ایسانہ کر لوگے (اور سود چھوڑ دوگے) تو تم کواپنی اصل رقم لینے کاحق ہے جس میں نہ اور وں کا نقصان اور تمہارا نقصان۔

اللہ کے نبی کے اس دنیا میں جانے سے ایک سال پہلے 9ھ میں سود مکمل حرام کر دیا گیا۔۔انسان کی طبیعت میں مال سے محبت ہے۔ بظاہر مال بڑھتا ہو انظر آتا ہے۔ سود پیسے دے کر پیسہ لیا جاتا ہے۔ سود میں ظلم ہے۔

الله پریفین رکھو۔ مال کی کثرت نہ دیکھو، برکت دیکھو۔

حرام مال کی نحو سنیں، بیاری اور بے بر کتی ظاہر ہو کر رہتی ہے۔

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيُّ أُعِنَّ كُلِلْكُفِرِيْنَ ﴿١٣١﴾ اوراس آگ سے بچوجو كافروں كے ليے تيار كى گئ ہے۔

جہنم کی آگ مشر کین اور کافروں کے لئے بنائی گئی تھی۔ لیکن مسلمانوں کوڈرایا جارہا ہے۔
اللہ کے نبی گی ایک بات نہ مانی توشکست ہو گئی۔ ہم رحمت کی دعاما نگتے ہیں لیکن رحمت اُس وقت ملے
گی جب اللہ اور رسول کی اطاعت ہو گی۔ طوع معنی خوشی سے کریں۔ اللہ اور نبی گی بات ما نیس توخوشی
سے کریں۔ اللہ کاشکر اداکریں کہ اُس نے آپ کو توفیق دی۔ شکر اداکر نے سے خیر اور بھلائی ملتی
ہے۔

وَ أَطِيْعُوا اللهُ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٣١﴾ اورخوشى سے كہنامانواللہ تعالى كااوررسول كا

الله کی مد د چاہتے ہیں کامیابی چاہتے ہیں۔ سود چھوڑ دیں۔ الله اور رسول الله کی اطاعت کریں۔ الله کی مد د چاہتے ہیں کامیابی چاہتے ہیں۔ سود چھوڑ دیں۔ الله کی دولت جمع کرو۔ جنت کی کوشش کرو۔ بخشش طلب کرو۔ دوڑو، بھاگ بھاگ کر نیکیاں کرو۔ تقویٰ کی دولت جمع کرو۔ جنت کی کوشش کرو۔ ایٹے گناہوں کو چھیانے کی درخواست کرنی چاہئے۔

سوچیں۔سفید چادر ہے۔ ہر بیجے کی چادر لینی نامۂ اعمال سفید چادر کی طرح ہوتا ہے۔ گناہوں سے اُس پر داغ دھبے لگنے لگتے ہیں۔اللہ کے نبی کی حدیث سے بھی یہ بات پتا چلتی ہے۔ پھر توبہ کریں اور نیکیاں کریں تووہ گناہ مٹ جاتے ہیں۔چادر صاف رہتی ہے لیکن گناہ کر کے اکڑ جائیں یالا پر واہی بر تیں تو چادر خدانخواستہ گناہوں سے کالی ہو جائے گی۔

پھر دل کالا ہو جاتا ہے۔

نیکی کی محفل میں بیٹھیں گے تو نیکی کی توفیق ملے گی۔ جس طرح کے دوست یا محفلیں ہوں گی فطرت اُسی طرح کی بن جاتی ہے۔

وَسَارِعُوْا اللَّه مَغُوْرَةِ قِمِّنَ رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرُضُهَا السَّمَوْتُ وَ الْأَرْضُ اُعِنَّ فَاللّ ﴿ ١٣٣﴾ اور دوڑو طرف مغفرت کی جو تمھارے پروردگار کی جانب سے ہے۔ اور (طرف) جنّت کی جس کی وسعت ایسی ہے جیسے سب آسمان اور زمین وہ تیار کی گئ ہے خداسے ڈرنے والوں کے لیے۔ جنّت کی چوڑائی دیکھیں کننی زیادہ ہے۔ لمبائی کا اندازہ خود کرلو کہ کتنی بڑی ہوگی۔

جنت کی قیمت آسمان وزمین سے بھی زیادہ ہے۔

روایت ہے کہ ایک د فعہ ملک الموت سے کسی نے پوچھا۔ کہ تم لوگوں کی جان لیتے ہو کیا تمہیں کبھی کسی پرترس آیا؟ اُس نے کہا کہ ہاں دوبار ایسا ہُوَا۔ ایک د فعہ ایک عورت طوفان میں ڈوب رہی تھی، اُس کے ہاتھ میں ایک بچّہ تھا۔ میں نے اُس عورت کی جان لے لی۔ مجھے بچے پرترس آیا کیونکہ بچّہ بہت جچھوٹا تھا۔ کہتے ہیں یہ بچّہ بڑا ہو کر شدّا دبنا۔ اُس نے اللّٰہ کی جنّت کی با تیں سُن کر کہا یہ کو نسی بڑی بات ہے۔ میں اپنی جنّت بنا تا ہوں۔ اُس نے بے تحاشا دولت خرچ کر کے جنّت بنائی۔ جس دِن جنّت مکمل ہوئی۔ وہ اندر داخل ہونے لگا تو میں نے اُس کی جان لے لی۔ اُس کو جنّت دیکھنے کا موقع بھی نہ ملا اور محجھے اُس پرترس آیا۔ اُس کو دونوں د فعہ شدّاد پرترس آیا۔

تقویٰ والوں کو جنّت ملے گی۔ آخرت کے لئے تیاری کریں۔ بید وُ نیاجنّت نہیں بن سکتی، بن بھی گئی تو عارضی ہے اس لئے اللّٰہ کو ناراض نہ کریں۔

یادر کھیں۔ جنت کی کچھ Minimum Requirements ہیں۔ یعنی آپ کو کم از کم یہ کچھ کرنا پڑے گا پھر جنت ملے گی۔

تقویٰ والوں کو ملے گی۔

جنت یانے کے لئے یہ Qualification کو الیفیکیشن ہونی لازی ہے۔ This is th Criteria

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرِّ آءِ وَالضَّرِّ آءِ وَالْكُظِيدُ لِنَ الْعَلْفِظُ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ فَواللهُ وَالْفِهُ لَيْنَ الْمُغْضِلُ النَّاسِ فَاللَّهُ عَنِ الرَّعْظِيدُ اللهُ عَلَيْ الرَّعْظِيدُ اللهُ عَلَيْ الرَّعْظِيدُ وَ اللهُ عَلِي الرَّعْظِيدُ وَ اللهُ عَلَيْ الرَّعْظِيدُ وَ اللهُ عَلَيْ الرَّعْظِيدُ وَ اللهُ الرَّعْظِيدُ اللهُ عَلَيْ الرَّعْظِيدُ اللهُ عَلَيْ الرَّعْظِيدُ اللهُ عَلَيْ الرَّعْظِيدُ اللهُ عَلَيْ اللهُ الل

لو گوں سے در گزر کرنے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ ایسے نیکو کاروں کو محبوب رکھتاہے۔

ا چھے یا بُرے حالات میں اللہ کی راہ میں خرج کریں گے۔ کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔ اللہ نے کم یازیادہ نہیں دیکھنا۔ آپ کی نیت اور خلوص دِل سے کیا ہُوا کام دیکھا جائے گا۔

سب سے مشکل خرج وہ ہے کہ مشکل حالات میں اللہ کی راہ میں دیاجائے۔خوشی اور غم اور دُ کھ وسُکھ میں اللّٰہ کی راہ میں دیں۔

جو کچھ بھی آج آپ کے پاس ہے اُس میں سے اللہ کی راہ میں دیں۔

الله كى ذات آپ كا تقوىٰ كاليول ديكھناچاہتى ہے۔خوشى ميں ديتے ہيں تواَجر ملتاہے اور تنگى ميں ديتے ہيں تواَجر ملتاہے اور تنگى ميں ديتے ہيں توايمان ملتاہے۔

مثال۔ایک عورت گھرسے کھانے بچا کر بیچتی اور پھروہ بیسہ اللہ کی راہ میں دیتی ہیں اور دین کے کاموں یر خرچ کرتی ہیں۔

یہ مثالیں ہمیں سنّت سے بھی ملتی ہیں۔ صحابیات بھی یہ کام کر تیں تھیں۔ حضرت زینب ﷺ بھی اپنامال اللّٰہ کی راہ میں خرج کر تیں۔ ان کا نام ہی لمبے ہاتھوں والی پڑ گیا تھا۔ اُن کو اُمّ المساکین بھی کہتے تھے۔ محنت سے کما تیں اور فی سبیل اللّٰہ خرج کر تیں۔

نمازروزہ آسان ہے۔ تقویٰ بیہ ہے کہ اپنے اوپر کنٹرول پالے۔ غصّہ آتا ہے۔ لیکن آپ کنٹرول پا لیں۔

اس پر ایک درک شاپ نورالقر آن ویب سائٹ سے سُنیں۔Beautify yourself

جنّت کی قیمت ہے کہ غصّے پر قابو پالیں۔لو گوں کی غلطیوں کو معا**ف** کر دیں۔

حضرت علی کی مثال۔ایک دفعہ اُن سے ایک کا فر لڑرہاتھا۔ علی ٹے اُس پر غلبہ پالیا، علی ہہت بہادر سے۔ کا فر نے علی ٹے جہرے پر تھوک دیا علی ٹے اُس کو چھو ڈیا کا فر جیران ہو گیا کہ اب تو آپ نے میرے اوپر غلبہ پالیاتھا مجھے قتل کر سکتے تھے۔ علی ٹے فرمایا پہلے میں تم سے اللہ کی خاطر لڑ رہا تھا جب میرے چہرے پر تھوکا تو میں ڈر گیا کہ کہیں میں تمہیں اپنی وجہ سے قتل نہ کردوں۔اس لئے چھوڑ دیا۔

اللہ کے نبی گی زندگی سے سکھ لیں۔ آپ صَالِیْ اللہ کے زندگی ہمارے لئے بہترین نمونہ ہے۔

ایک بدّونے مسجد میں پیشاب کر دیا۔ لوگ اُس کومار نے کے لئے دوڑے۔ آپ علیہ وسلم نے منع کر دیا۔ خود پانی وہاں بہایا۔ ایک د فعہ ایک مشرک آپ کے گھر مہمان بنا۔ آپ نے اُسے کھانا کھلا یا اور اُس نے بہت سارا کھانا کھالیا۔ (ایک حدیث کے مومن صرف ایک آنت سے کھاتا ہے۔ کم کھایا کریں۔ پیٹ بھر کرنہ کھائیں)۔ اور اپنے بستر پر سُلایا۔ وہ جاتے ہوئے آپ کو بستر گندا کر گیا۔ آپ نے خود صاف کیا۔ دوسروں کو معاف کر دیں۔ وہ بات توہم سب کویاد ہے کہ عورت اللہ کے نبی پر کوڑا بھینکتی، آپ نے اُسے معاف کر دیا۔

وَاللَّهُ يُحِيبُ الْمُخْسِنِهُ إِنَّ . . . اور الله تعالى ايسے نيكوكاروں كومحبوب ركھتاہے۔

اللّہ ایسے محسنین کو بیند کر تاہے۔ جنّت پانے کے لئے اعلیٰ اخلاق چاہئے۔ اسلام پہلا درجہ ہے پھر ایمان اور سب سے ٹاپ کا درجہ ہے احسان کا ہے۔ محسن وہی ہے جو ہر حال میں بھلائی کرے۔

ہمیں جو اعلیٰ ترین (Top / The highest) درجہ چاہیۓ وہ یہی محسن کا درجہ ہے۔

پہلے انسان کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتا ہے۔ زبان نے شہادت دے دی۔ یہ توابھی ابتداہے۔ کام اَب شروع ہوا۔ نو کری پرلگ گئے۔ ملازم بن گئے۔ اللہ سے واقفیت ہو گئی۔

اب کام شروع ہُوَا، تو نماز، روزہ لاز می ہو گیا۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کا خیال رکھنے لگے۔ کم از کم فرض عباد تیں ضروری ہیں۔ حرام سے بچنے لگے۔ یہ مومن ہو گیا۔

پھر اللہ سے محبت ہونے لگی۔ جس سے جتنی محبت ہوگی ہم اُتناہی اُس کا ہی خیال رکھتے ہیں۔ ہمیں فکر لگ جاتی ہے اللہ کے لئے اور کیا کروں، اللہ کو کیسے پتا چلے میں اُس سے محبت کرتی ہوں۔ آپ مزید اچھے کام کرنے لگیں۔جوبے شک فرض نہیں ہیں لیکن آپ کو نفلی عبادات کر کے خوشی ہوتی ہے۔ آپ اللہ کے لئے کسی کو معاف کر دیتے ہیں۔ آپ راتوں کو اُٹھ کر تہجد پڑھتے ہیں۔ دو سرے انسانوں کے لئے احسان کرنے لگتے ہیں۔

ہارا آج ہمارے گزرے کل سے بہتر ہونے لگتاہے۔

حدیث گاخلاصہ ہے کہ جس کا آج کل سے بہتر نہیں وہ تباہ ہو گیا۔

غلطی سے بھول کر۔ کوئی گناہ ہو جائے تو معافی مانگ لیں۔ توبہ کریں۔ اِرادہ کریں کہ پھریہ غلطی نہیں کریں گے۔ صرف اللہ کو بتائیں، صرف اللہ سے معافی مانگیں۔ عیسائیوں کی طرح نہیں کہ چرچ جاکر پارڈن خرید لیں اور پادری کو بتائیں۔ بھول چوک ہو جائے تو فوراً استغفار کریں۔ دیکھیں اللہ اِن کو بھی محسن کہہ رہے ہیں۔ یہ نہیں کہ بھی کوئی گناہ نہ کیا ہو۔ شائد ہو جائے تو معافی مانگ لیں۔ شر مندہ ہو حائیں۔ تو معافی مانگ لیں۔ شر مندہ ہو

اُولَٰدِكَ جَزَآوُهُهُ مَّ مَعُفِرَةٌ مِّنَ وَجَنْتُ تَجُرِئ مِنْ تَخْتِهَا الْآنَهُورُ خَلِدِيْنَ فِيهَا َ اُ وَنِغُمَ آجُرُ الْعَبِلِيْنَ ﴿ ١٣٦﴾ ان لوگوں کی جزا بخشش ہے ان کے رب کی طرف سے اور باغ ہیں کہ ان کے نیچے سے نہریں چلتی ہو نگی ہے ہمیشہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور یہ اچھا حق الحذ مت ہے ان کام کرنے والوں کا۔ یہاں مومنین اور محسنین کی صفات بوری ہو گئیں۔ جنّت پانے کے کام تھوڑ ہے مشکل توہیں لیکن دیکھیں کہ ہمیشہ کے لئے آرام اور سکون۔ کیسی کیسی نعمتیں کہ بھی کسی نے دیکھی نہ سُنی۔ شاندار آسا نشیں اور اللہ کی رضاحاصل ہوگی۔

ہمیں زندگی کا اعلیٰ ترین مقصد بتادیا گیا۔ وُنیامیں فتح ہویا شکست۔ یعنی بدر کی طرح فتح ہویا اُحد کی طرح شکست۔ اپنااصل مقصد اللہ کوراضی کرناہے۔ دنیاوی فائدے اور نقصان چلتے رہیں گے۔ ہم نے جنّت پانے کی کوششیں کرنی ہیں۔ مومن مجاہد ہویا شہید دونوں طرح سے فائدے میں ہے۔ قائدے کی کوششیں کرنی ہیں۔ مومن مجاہد ہویا شہید دونوں طرح سے فائدے میں ہے۔ قائد کے کان عَاقِبَةُ قَالُ خَلَتُ مِنْ قَبْلِکُمُ سُنَی گُوا فِی الْآ دُرْضِ فَانْظُرُوا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ الْہُکَنِّدِ اِنْ الْهُکَنِّدِ اِنْ اللّٰهُ کَنِّدِ اِنْ اللّٰہ کَنِّدِ اِنْ اللّٰ ال

بالتحقیق تم سے قبل مختلف طریقے گزر چکے ہیں. توتم روئے زمین پر چلو پھر واور دیکھ لو کہ آخر انجام تکذیب کرنے والوں کاکیسا ہوا۔

یہ قریش والوں سے کہا جارہا ہے کہ تم شام کی طرف تجارتی و فود لے کر جاتے ہو تم نے قوم شمود کا حال تو دیکھا ہو گا۔ یا پھر تجارتی قافلوں کے ساتھ قوم لوط کے آثار کو بھی دیکھا ہو گا۔ اِن سے سبق حاصل کرو۔ اگر کبھی ایسی جگہوں سے گزر ہو تو کھنڈرات سے عبرت حاصل کرو۔ آپ بید دیکھیں گے جہاں بھی کھنڈرات سے بچھ انکلااُن قوموں میں شرک اور گانا بجاناعام تھا۔

هٰنَا اَبِيَانُ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمُوْعِظَةٌ لِلْهُ تَقِيلَى (١٣٨) يه بيان كافى ہے تمام لوگوں كے ليے اور ہدايت اور نصيحت ہے خاص خداسے ڈرنے والوں كے ليے۔

آب غزوہ اُحد کے تناظر میں بات ختم ہوئی۔ اِسے نصیحت لو۔ نافر مانی حجیوڑو، نبی گی اطاعت کرو۔ آج کے سبق سے غزوہ اُحد کے واقعات، حالات پتاجلتے ہیں اور نصیحتیں ملتی ہیں۔

ا گلے سبق میں ہم غزوہ اُحد کے مناظر دیکھیں گے۔ کہ کیا، کب کیسے ہُوا۔ ہمیں ایسے محسوس ہو گا کہ ہم وہاں موجود ہیں۔

قر آن بہترین طریقے سے تاریخ پڑھا تاہے۔علم بھی حاصل ہو تاہے اور سبق وعبرت بھی ملتی ہے۔